تبصرے

عربی وفارسی میں طبی لٹریچر کا مطالعہ (انگریزی) از ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی سرا سوتوش پروفیسر اسلامک کلچر کلکتہ یونیورسٹی۔ تقطیع کلاں ضخامت ۱۴۳ صفحات، ٹائپ جلی اور روشن قیمت مجلد بارہ روپے۔ پتہ: کلکتہ یونیورسٹی۔

مسلمانوں نے جہاں دنیا جہان کے علوم وفنون کی حفاظت اور اُن کی ترویج وترقی میں عظیم الشان کارنامے انجام دیئے ہیں طب کی ترقی اور اُس کی فنی تہذیب واشاعت میں بھی ان کا غیر معمولی حصہ ہے۔ یہاں تک کہ موجودہ میڈیکل سائنس اور ہمارے زمانہ کے شفاخانوں کا نظم ونسق انہیں بنیادوں پر قائم ہے جن کو مسلمان اپنے عہد عروج واقبال میں بچھا گئے تھے، انھوں نے یونانی آیورویدک اور دوسرے ملکوں کے طبی لٹریچر سے پورا فائدہ اُٹھایا۔ اُس پر تنقیدی نگاہ ڈالی، مفید اضافے کئے، قسم قسم کی دواؤں اور جڑی بوٹیوں کا عملی تجربہ کرکے اُن کے خواص وکیفیات اور طریقِ استعمال کی تعیین کی۔ امراض کے اقسام۔ اُن کے اسباب وعلل کا بڑی دیدہ وری سے سُراغ لگایا۔ علم الادویہ۔ علم الاجسام، علم التشریح کے ساتھ علم الجراحت یعنی سرجری اور علم القابلہ (Midwifery) میں بھی انھوں نے وہ کمال پہونچایا کہ جالینوس اور دوسرے حکمائے یونان کی غلطیوں کی نشاندہی کی۔ پھر مسلمان بادشاہوں نے عرب اور ایران میں اور خود ہندوستان میں دیسی طب کی سرپرستی کی اور خدمتِ خلق کے جذبہ سے جگہ جگہ شفاخانے قائم کئے جہاں ہر قسم کے طریقہ ہائے علاج کے مکمل انتظامات ہوتے تھے۔ غریبوں کو دوائیں اور دوسری ضرورت کی چیزیں مفت تقسیم ہوتی تھیں اور حد یہ ہے کہ آج کل کی طرح دور دراز کے علاقوں کے لئے متحرک شفاخانے تک ہوتے تھے۔ جدید میڈیکل سائنس کا دعویٰ تھا کہ ولیم ہارشے پہلا شخص تھا جس نے دورانِ خون کا نظریہ عملی تجربہ کے بعد ایجاد کیا تھا لیکن خود محققینِ یورپ نے اب یہ بات تسلیم کرلی ہے کہ درحقیقت اس نظریہ کی ایجاد کا سہرا ابن نفیس متوفی ۱۲۸۸ء کے سر ہے یہ تو محققینِ یورپ کا قول ہے لیکن زیادہ صحیح یہ ہے کہ خود حدیث شریف میں یجری من الانسان مجری الدم فرماکر جریان دم کی حقیقت بیان کردی گئی ہے۔ بہرحال اگرچہ اس فن میں بھی مسلمانوں کے کارنامے بہت عظیم الشان ہیں لیکن وہ سب عربی فارسی لٹریچر کے وسیع ذخیرہ میں پراگندہ ومنتشر تھے اور کوئی کتاب ایسی نہیں تھی جس میں محققانہ

طور پر ان تمام کارناموں کو مہذب اور مرتب طریقہ سے پیش کیا گیا ہو۔ براؤن اور الگڈ نے عربوں اور ایرانیوں کی طبّی تاریخ پر الگ الگ کتابیں لکھی ہیں لیکن وہ اس قدر جامع نہیں کہ موضوعِ بحث کے تمام گوشوں اور پہلوؤں پر حاوی ہوں اس بنا پر بقول ڈاکٹر بدہان چندر رائے وزیر اعلیٰ مغربی بنگال کے جنھوں نے زیر تبصرہ کتاب پر پیش لفظ لکھا ہے' ڈاکٹر محمد زبیر صاحب صدیقی سب سے پہلے ہندوستانی فاضل ہیں جنھوں نے عربی اور فارسی زبان میں طبّی لٹریچر کی تاریخ لکھی ہے۔ کتاب آٹھ ابواب اور ایک مقدمہ اور تین ضمیموں اور ایک فہرستِ اعلام واماکن پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں میڈیکل سائنس کی مختلف شاخوں میں مسلمانوں کے کارناموں۔ عرب اور ہند میں اسلامی شفاخانوں۔ اسلامی شفاخانوں کے اثرات ہمارے زمانہ کے شفاخانوں پر۔ جدید ہندوستان میں عربی دواؤں کا استعمال اور کتاب کی ترتیب و وجہ تالیف کا مختصر تذکرہ ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں نے آغازِ عہد اسلام سے لیکر دولی سلطنت تک عہد بعہد مختلف ملکوں اور زمانوں میں اس فن کی کیا کیا خدمات انجام دی ہیں ان سب کا فنی اور تاریخی دونوں اعتبار سے مفصل جائزہ لیا گیا ہے۔ اس حصّہ کے مطالعہ سے میڈیکل سائنس کے ساتھ شغف کے علاوہ مسلمانوں کی سیرچشمی۔ فیاضی، مفتوحہ ملکوں کے علوم وفنون اور اُن کے زبان وادب کی سرپرستی اور بعض نوادر کتب پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ اصل کتاب کے علاوہ ضمیمے بھی بڑے مفید اور معلومات افزا ہیں۔ ضمیمۂ اول میں ذکریا رازی اور دوسرے مشاہیر حکما نے اپنے علاج کے جو خاص واقعات بیان کئے ہیں جن سے اُن کی حیرت انگیز حذاقت فن پر روشنی پڑتی ہے' ان کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ ضمیمۂ دوم میں جو بیس صفحات میں پھیلا ہوا ہے دواؤں کے عربی نام ہیں جن کی اُن کے یونانی ناموں کے ساتھ مطابقت کی گئی ہے۔ تیسرے ضمیمہ میں عربی کی طبّی اصطلاحات کی تشریح و توضیح ہے۔ علاوہ ازیں کتاب میں علاج معالجہ مطب۔ جراحی اور بعض خاص خاص شفاخانوں کے فوٹو بھی ہیں جو تاریخی اعتبار سے بہت اہم ہیں اور جن کو فاضل مؤلف نے بڑی محنت اور صرف زرکثیر سے فراہم کیا ہے۔ غرض کہ علمی اور تحقیقی حیثیت سے بڑی بلند پایہ اور لائقِ قدر کتاب ہے۔ اس سے وہ بہت سی غلط فہمیاں دور ہونگی جو عام طور پر طب یونانی کے متعلق جدید میڈیکل سائنس کے لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ طب کے علما اور طلبا کو خصوصاً اور عام ارباب ذوق کو عموماً اس کے مطالعہ سے لطف اندوز ہونا چاہیئے۔